ڈاکٹر طیب منیر

ڈاکٹر محمد حمیداللہ کا ایک خط اور ''زبان زد قصّے''

ڈاکٹر محمد حمیداللہ (۱۹۰۸- ۲۰۰۲ء) بیسویں صدی کے ممتاز عالم دین، محقق، مفسّر، سیرت نگار اور تاریخ دان تھے۔ اسلامی علوم وفنون کا شاید ہی کوئی گوشہ ہو جس میں انھوں نے آٹھ، دس زبانوں میں دادِ تحقیق نہ دی ہو۔ علامہ اقبال نے جوبات سید سلیمان ندوی کے بارے میں کہی ہے وہ ہم پورے وثوق کے ساتھ ڈاکٹر حمیداللہ کے بارے میں بھی کہہ سکتے ہیں ''اسلامی علوم کی جوئے شیر کا فرہاد آج ہندوستان میں سوائے سید سلیمان ندوی کے آج کون ہے؟'' ہم اس جملے میں ہندوستان کے بجائے بڑی آسانی سے 'دنیا' کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے عظیم الشان مقصد کے پیش نظر زندگی کے پچاس سال پیرس جیسے شہر میں سرگرم تحریر رہ کر گزار دیے۔ درجنوں کتب اور سینکڑوں مقالات (سات سو سے زائد) قلم بند کیے۔ ترکی کے ایک دانشور نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ''استاد حمیداللہ، محض اسلامی دنیا ہی میں نہیں بلکہ مغرب کے لیے بھی ایک نادر شخصیت تھے کیوں کہ ایسے مسلمان عالم بہت کم ہیں جنھوں نے مغرب میں رہتے ہوئے بھی مغرب کے نظام فکر کے خلاف زبردست جدوجہد کی۔''

ہمارے ہاں پاکستان میں کون پڑھا لکھا شخص ہے جو ''خطبات بہاولپور'' سے واقف نہیں۔ یہ کتاب ڈاکٹر صاحب کے علم و اطلاع کی وسعت اور امتیازی اوصاف کی نمائندہ کتاب ہے۔ ڈاکٹر حمیداللہ کا عظیم کارنامہ فرانسیسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر ہے جس کے انیس ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے کئی شاہکار کتابیں، تحقیق کے بے مثل نمونے اور ایک بھرپور

Scanned by CamScanner

علمی ذخیرہ اپنی یادگار چھوڑا ہے جو رہتی دنیا تک ان کا نام زندہ رکھے گا۔

یہاں ہمارا مقصد حمید اللہ صاحب کے کارناموں کی تفصیل بیان کرنا نہیں بلکہ ان کاموں کی ایک جھلک دکھانا مقصود تھا تاکہ آئندہ صفحات میں درج کیے جانے والے خط اور اس میں جس ادبی مضمون کا حوالہ ہے، اس کے نامور مصنف سے تعارف ہو سکے۔

ڈاکٹر صاحب تمام عمر اسلامی علوم کے شناور رہے۔ ادب و شعر سے واسطہ نہ ہونے کے برابر رہا۔ بقول ان کے ''مجھے ادبیات کا شوق رہا ہے نہ ذوق''۔ ''زبان زد قصے'' ان کا واحد مترجمہ ادبی مضمون ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس ادبی مضمون کے ایک جزو کا رنگ اور ذائقہ بھی سیرت النبیؐ کے گلستانِ ہزار رنگ سے ماخذ ہے۔ گویا ڈاکٹر صاحب بھولے سے ادب کی وادی میں اتر کر بھی مائل سیرِ سیرتِ سرورِ عالم ہی رہے۔

O

4, RUE DE TOURNON

75006 - PARIS

۱۷/صفر ۱۳۹۸ھ

مخدوم و مکرم (۱)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا آپ کو صحت و عافیت سے تادیر سلامت کھے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

حسن عسکری صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر راڈیو پر سن کر ناصر جمال) صاحب فوراً میرے پاس آئے تھے اور انھیں سے یہ اطلاع پا کر ششدر اور غریق ت ہوگیا تھا۔ ناصر صاحب کو اطلاع دینے کا سوال نہیں ہے بلکہ وہ خود اپنی والدہ کو لکھ ہیں کہ اگر ان کی ضرورت ہو تو وہ وطن واپس آنے (کو) تیار ہیں۔

میرا حقیر علم آپ ہی کے خاندان کا صدقہ ہے۔ معتصد ولی الرحمٰن صاحب (۳) ں الرحمٰن (۴) صاحب جامعہ عثمانیہ میں استاد تھے، جب میں وہاں طالب علم تھا۔

Scanned by CamScanner

ایک بار تو ان کے والد صاحب مرحوم (۵) بھی حیدر آباد آئے تو ملاقات سے مستفیض ہو
تھا۔ ان کی کتابیں تو پہلے ہی پڑھی تھیں۔ خدا آپ سب کو علمی خدمت پر جزائے خیر دے
اور تازہ سانحے پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

حسن عسکری سے خط و کتابت تو عرصے سے رہی ہے۔ ملاقات ایک بار ہوئی تھی، جب وہ کراچی ائر پورٹ ہوٹل میں زحمت فرما کر آئے تھے (میں ملیشیا جاتے ہوئے گزر رہا تھا) وہ نادرِ روزگار آدمی تھے۔ ان کی عزت میرے دل میں اتنی رہی ہے کہ اظہار کے لیے الفاظ نہیں پاتا۔ ان کی تازہ مشغولیت قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ تھا، خدا کو منظور نہ تھا کہ وہ اتمام کر سکیں۔

آپ کی سعادت مندی ہے کہ بھائی کے دوستوں کی بھی خدمت اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔ فی الوقت تو کوئی خاص کام نہیں، چند ہفتے ہوئے حسن عسکری صاحب مرحوم کو ایک مضمون بھیجا تھا "زبان زد قصے" (٦) غالباً وہ رسالہ محراب کو بھیجا گیا ہے۔ معلوم نہیں محراب والوں کے ہاں میرا پتہ ہے یا نہیں۔ اگر زحمت نہ ہو اور یاد رہے تو محراب کے آئندہ شماروں پر نظر رکھیں۔ پھر اگر میری ناچیز تحریر طبع ہوئی تو محراب والوں کو ایک کارڈ بھیج دیں کہ ایک پرچہ مجھے بھی روانہ فرمائیں ممنون ہوں گا۔

مکرر دلی تعزیت کرتا ہوں۔ خدا مرحوم کو اعلائے علیین میں جگہ دے۔ میں کوئی خدمت آپ کے لیے کر سکتا ہوں تو بے تردد یاد فرمائیں۔ مارچ، اپریل اور مئی میں البتہ ERZURUM (۷) (ترکی) میں رہنا ہے۔

مخلص

محمد [illegible]

حواشی

۱۔ مکتوب الیہ حسن مثنی، حسن عسکری مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں۔

۲۔ ناصر جمال، حسن عسکری کے بھانجے، جو تعلیم حاصل کرنے کے لیے فرانس گئے۔ وہیں شادی کی اور وہاں پر ہی آباد ہو گئے۔

۳۔ معتصد ولی الرحمن اور جمیل الرحمن، مولوی خلیل الرحمن کے لائق فرزند تھے۔

۴۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب سے بھول ہو گئی جمیل الرحمن کی جگہ خلیل الرحمن لکھ دیا۔ اگلے جملے میں "........ ایک بار تو ان کے والد صاحب مرحوم ......" یہ خلیل الرحمن صاحب ہیں۔ مولوی صاحب کے چھ فرزند تھے۔ جمیل الرحمن، نعیم الرحمن، کلیم الرحمن معتصد ولی الرحمن، بذل الرحمن اور عبید الرحمن۔ الہ آباد میں مشہور اشاعتی ادارہ "کتابستان" انہی کی ملکیت تھا۔

۵۔ مولوی خلیل الرحمن (۱۸۷۱ء - ۱۹۳۹ء) قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے۔ ۱۸۸۹ء میں مولوی ممتاز علی کی دعوت پر لاہور آئے۔ مولانا محمد حسین آزاد، مولانا شبلی، مولانا حالی کی صحبتوں سے فیض اٹھایا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے تراجم کی طرف توجہ دلائی۔ رائیڈر ہیگرڈ کے مشہور ناول "شی" کے ترجمے "عذرا" سے ترجمے کی مشق کا آغاز کیا۔ "زرتشت نامہ" کے نام سے زرتشت کی سوانح عمری لکھی۔ سکاٹ کی "ہسٹری آف دا مورش امپائر ان یورپ" کا ترجمہ "اخبار الاندلس" کے نام سے کیا۔ حافظ سیوطی کی کتاب "تاریخ الخلفاء" کا ترجمہ کیا۔ اس کے علاوہ 'مولدین' ہنری چارلس کی کتاب (اسپین میں مسلمانوں کے بارے میں ہے) کا ترجمہ کیا۔ "نفح الطیب" کے ترجمے کے علاوہ مصری مورخ، محی الدین خیاط کی تاریخ اسلام کو ضروری اضافوں کے ساتھ چار حصوں میں ملخص کیا۔

Scanned by CamScanner

۶۔ ''زبان زد قصے'' ۱۹۷۹ء ''محراب'' لاہور میں شائع ہوا۔ دسمبر ۲۰۰۳ء میں فیصل آب
سے محمد راشد شیخ کی مرتبہ کتاب ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ'' کے صفحہ ساٹھ پر ایک مضمون
نام ''زبان زد قصہ'' درج کیا گیا ہے، جو درست نہیں۔ اصل عنوان وہی ہے جو پیش
نظر خط میں تحریر ہے۔

۷۔ "ERZURUM" ترکی کے مشرق میں ایک شہر اور اسی نام سے مشہور یونیورسٹی
ہے۔

Scanned by CamScanner

[illegible] خدا آپ کو صحت و عافیت سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میرا حقیر علم آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حسن عسکری صاحب سے ملاقات [illegible] تو عرصہ ہو گیا ہے۔ ملاقات ایک

بار ہوئی تھی جب وہ کراچی ایئرپورٹ ہوٹل میں رہائش فرما کر آئے

تھے (میں ملیشیا جاتے ہوئے گزر رہا تھا) ۔ وہ نادر روزگار

آدمی تھے۔ ان کی عزت میرے دل میں ہمیشہ رہی ہے کہ اظہار کے لیے

الفاظ نہیں پاتا۔ ان کی تازہ مشغولیت قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

تھی۔ خدا کو منظور نہ تھا کہ وہ اسے تمام کر سکیں۔

آپ کی سعادت مندی ہے کہ حق ادا کیے دوستوں کی کچھ خدمت

اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ خدا آپ کو توفیق دے۔ فی الوقت تو کوئی

خاص کام نہیں۔ چند ہفتے ہوئے حسن عسکری صاحب مرحوم کو ایک مضمون بھیجا

تھا "زبان زد خاص"۔ غالباً وہ رسالہ محراب کو بھیجا گیا ہے۔ معلوم

نہیں شائع ہوا یا نہیں۔ اگر [illegible]

PARIS 206
16H15
26-1
1978
R. DE VAUGIRARD (15e)

RÉPUBLIQUE FRANÇAISE

AÉROGRAMME

Mr. M. H. Musanna
news editor Pakistan Times
Rawalpindi
Pakistan

PAR AVION

Deuxième pliage

زبان زد قصے

[illegible]

BROCKEL MANN [illegible]

[illegible] مغربی ملکوں [illegible] ہوا ہے۔

[illegible] اسلامی کے ایک عظیم [illegible] کچھ چیزیں ملتی ہیں [illegible] زبان زد کہانیاں پائی جاتی ہیں جن کے ترجمے دوسری زبانوں میں بھی ہو چکے ہیں۔ انھیں دونوں کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور [illegible] اردو میں بھی منتقل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

۱۔ حدیث ابو زرع

عرب میں کم از کم حجاز میں ایک دل چسپ کہانی مشہور تھی۔ گیارہ عورتوں نے اپنے شوہروں کی کردار نگاری کی۔ اس ادبی شاہکار کو اتنی اہمیت حاصل ہوئی کہ حضرت عائشہؓ کی روایت، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے دل چسپی لینے کو صحیح بخاری جیسی متین اور دینی کتاب میں جگہ ملی۔ قسطلانی نے اپنی "ارشاد الساری فی شرح صحیح البخاری ج ۸، ص ۹۱ (کتاب النکاح، باب حسن المعاشرہ، ۸۲/۹۰)" میں صراحت کی ہے کہ خاص اس حدیث ابو زرع پر کئی عالموں نے مستقل رسالے اور شرحیں لکھیں ہیں۔ ان میں امام بخاری کے استاد اسماعیل بن ابی اویس بھی ملتے ہیں اور ثابت بن قاسم، الزبیر بن بکار، ابو عبید القاسم بن سلام نے اپنی "غریب الحدیث" میں، ابو محمد ابن قتیبہ، ابن الانباری

اسحاق الکلاذی، ابوالقاسم عبدالرحیم بن حیان البصری علیہ شامیہ تعداد بھی شامل ہیں۔ ان کے بعد زمخشری نے بھی الفاظ "بین" پھر قاضی عیاض نے بھی کی شرح سب سے زیادہ مفصل اور ... ہے۔ علاوہ ازیں شرح میں دیگر ماخذوں میں بیان شدہ اختلافات روایت کو بھی نقل کیا ہے۔ صحیح بخاری کی ... عام ہے بخاری کا اردو ترجمہ بھی ملتا ہے۔ اس لئے اس مضمون میں اصل عربی عبارت کو نقل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ بہر حال بخاری کی روایت درج ذیل ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: حدیث بیان کی ہمیں سلیمان بن عبدالرحمٰن (المعروف بہ ابن بنت شرحبیل ابو ایوب الدمشقی) اور علی بن حجر (بن ایاس ابوالحسن السعدی المروزی) نے اور ان دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں عیسیٰ بن یونس (بن ابی اسحاق السبیعی) نے اور کہا: حدیث بیان کی ہمیں ہشام بن عروہ نے (اپنے بھائی) عبداللہ بن عروہ سے، (انھوں نے اپنے باپ) عروہ (بن الزبیر بن العوام سے) انھوں نے اپنی خالہ) عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بی بی نے فرمایا: (ایک بار) گیارہ عورتوں نے بیٹھ کر معاہدہ کیا اور باہم پیمان کیا کہ وہ اپنے شوہروں کے حالات سے کوئی چیز نہ چھپائیں گی۔

<u>پہلی نے کہا:</u> میرا شوہر گویا ایک بہت ہی دبلا اونٹ ہے جو دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر چلا گیا ہو (وہ راہ) سہل نہیں کہ وہاں تک چڑھا جائے۔ اس میں فربہی بھی نہیں کہ اس کو وہاں سے منتقل (کرنے کی زحمت کو برداشت) کیا جائے (یعنی بخیل اور بداخلاق ہے اس سے کچھ مل جانے کی امید بے سود ہے۔

<u>دوسری نے کہا:</u> میں اپنے شوہر کی باتیں پھیلانا نہیں چاہتی۔ ڈرتی ہوں کہ اگر ذکر کرنے لگوں تو کوئی چیز چھوڑ نہ سکوں اور اس کے ظاہری اور باطنی عیبوں کو بیان کر ڈالوں (جو مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ یعنی اس لطیف انداز میں کہہ دیا کہ وہ ہر طرح کی برائیوں سے بھرا ہوا ہے)۔

<u>تیسری نے کہا:</u> میرا شوہر بڑا بدخلق ہے اگر (اسے) بولوں تو طلاق دیدے اگر چپ رہوں تو معلق چھوڑ دے۔

<u>چوتھی نے کہا:</u> میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح ہے (کہ ہوا چلتی ہی نہیں)، نہ گرمی نہ سردی (دیگر روایت نہ گرمی نہ صحت شکن آب و ہوا) نہ خطرہ نہ اکتاہٹ۔

<u>پانچویں نے کہا:</u> میرا شوہر گھر میں آتا ہے تو چیتے کی طرح خوابیدہ رہتا ہے؟ پیار محبت کے بغیر ہمبستر ہو جاتا ہے؟) اور باہر جاتا ہے تو شیر کی طرح (بپھرا ہوا) اور یہ کبھی نہیں پوچھتا کہ گزر کس طرح رہی ہے (روایت + اور آج کو کل کے لئے اٹھا نہیں رکھتا۔)

<u>چھٹی نے کہا:</u> میرا شوہر کھانے لگتا ہے تو سب سمیٹ کر، پیتا ہے تو آخری قطرے تک، سوتا ہے تو اپنے ہی کپڑوں میں لپٹ کر (تنہا) اور ہاتھ نہیں بڑھاتا کہ (میرے) درد دل کو معلوم کرے۔

Scanned by CamScanner

سا تویں نے کہا: میرا شوہر یا تو جہالت دکھاتا ہے یا گونگا سا رہتا ہے۔ چھاتی سے چپاتی تو ملتی ہے لیکن ہر مرض اس کے امراض میں پایا جاتا ہے۔ تجھے زخمی کرے گا، یا سر پھوڑ دے گا، یا دونوں ہی کام کرے گا (روایت تو بولے تو تجھے گالی دے، تو اس کے ساتھ مذاق کرے تو تیرا سر پھوڑ دے۔

آٹھویں نے کہا: میرے شوہر کو چھو کر دیکھو تو خرگوش کا سا ہوتا ہے، سونگھو تو زعفران کی سی بو ہوتی ہے (روایت + میں اس پہ غالب رہتی ہوں اور وہ دوسرے سارے لوگوں پر غالب رہتا ہے)

نویں نے کہا: میرے شوہر کے خیمے میں ستون بلند ہوتا ہے، اس کی تلوار کی حمائل طویل ہوتی ہے (میزبانی سے راکھ بکثرت نکلتی ہے۔ اس کا مسکن ہر کسی سائل کے لیے قریب ہوتا ہے۔

دسویں نے کہا: میرا شوہر مالک ہے۔ مالک سے کیا مراد ہے؟ تجھے اس کی کیا خبر، اس کے اونٹ اکثر (گھر کے سامنے) ہی بیٹھے رہتے ہیں، چرنے کم جاتے ہیں، اور جب وہ کسی مہمان کے استقبال کا باجا سنتے ہیں انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب ان کی جان کی خیر نہیں۔

گیارھویں (یعنی اُم زرع) نے کہا: میرا شوہر ابوزرع ہے۔ ابوزرع یعنی کیا؟ (روایت + جانوروں اور کھیتوں کا مالک) اس نے میرے کانوں میں زیور لٹکا دیے، اور میرے بازوؤں میں چربی (فربہی) بھر دی۔ مجھے نوازش رکھتا ہے جس سے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ مجھے وہاں پایا تھا جہاں بکریاں تھوڑی اور مشقت بہت پائی جاتی تھی اور وہاں لایا جہاں گھوڑے ہنہناتے، اونٹ بلبلاتے، فصل کٹ کر غلہ روندا جاتا اور چھلکوں سے دانہ نکالا جاتا ہے میں اس سے کچھ بات کروں تو میری توہین نہیں کرتا۔ سوتی ہوں تو دل بھر کر صبح تک۔ پیتی ہوں تو جی بھر کر کھاتی ہوں تو سیر ہو کر۔ ابوزرع کی ماں (میری ساس) وہ کیسی ہے؟ اس کے پاس غلے کے انبار ہیں، اور اس کا گھر وسیع ہے۔ ابوزرع کا بیٹا۔ اس کا کیا حال ہے؟ وہ سوتا ہے تو نرم و نازک حصیر پہ، کھاتا ہے تو تو عمر بھیڑ کا ایک پورا ہاتھ (روایت + پیتا ہے تو اونٹنی کا ایک بار دوہا ہوا پورا دودھ، چلتا ہے تو مہین و نرم لباس میں اکڑتا ہوا)۔ ابوزرع کی بیٹی، وہ کیسی ہے؟ باپ کی بھی مطیع اور ماں کی بھی (روایت + گھر والوں بلکہ ساری عورتوں میں ایک زینت ہے) فربہی سے) اپنی اوڑھنی میں بھر جاتی (یعنی جامہ زیب) ہے اور ہمسایہ عورتیں جلن سے رہتی ہیں (روایت۔ اعضا متناسب، پیٹ دبا ہوا، گردن میں مالا پڑا ہوا۔ فربہی سے بدن میں سلوٹیں پڑی ہوئیں، اعضاء گتھے ہوئے، آنکھیں بڑی اور خوب سیاہ و سفید۔ کمان دار بھوں، لمبی ناک، نازک بدن، دراز گردن) ابوزرع کی ایک لونڈی بھی ہے۔ وہ ہے کیسی؟ وہ گھر کی باتیں باہر نہیں نکالتی، گھر کا غلہ نہیں چراتی، گھر کو کوڑے کچرے سے گھونسلا سا نہیں بناتی (روایت + ابوزرع کا مہمان کیسا ہوتا ہے؟ پیٹ بھر کر کھاتا، جی بھر کر پیتا اور فراوانی سے رہتا ہے۔ ابوزرع کے باورچی، وہ کیسے ہیں؟ نہ کام میں وقفہ، نہ بے نظمی، ایک ہانڈی خالی ہونے لگتی ہے تو دوسری

بڑھا دی جاتی ہے۔ پے در پے ایک کے بعد دوسری۔ ابوزرع کا مال، وہ کیا ہی اچھا ہے، جو تحفوں ... [illegible]
چھپا لیتوں کے لئے محفوظ رہتا ہے۔ اس (ام زرع) نے یہ بھی کہا:

ایک دن ابوزرع باہر گیا جب اس کے ہاں مشکوں میں دودھ بلوئے جا رہا تھا، ایک عورت [illegible]
کے ساتھ دو بچے تھے گویا دو چیتے (روایت: شیر کے بچے، روایت دیگر: شکرے) تھے جو اس کی چھاتی [illegible]
اناروں سے کھیل رہے تھے۔ اس پر ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور (دوسری) سے شادی کر لی [illegible]
میں نے بھی ایک سردار سے نکاح کر لیا، جو نکلتا ہے تو صبا رفتار گھوڑے پر اور ہاتھ میں (خطی) نیزہ [illegible]
وہ بے شمار جانوروں کا ریوڑ میرے پاس لاتا، اور ہر خوش گوار چیز ایک ایک جوڑا دو دو تھالیوں میں مجھے دیتا [illegible]
ہے، کھا اور کھلا۔

اس نے یہ بھی کہا: ابوزرع کے ہاں کے برتن اتنے بڑے ہیں کہ اگر میں ان ساری (بیشمار) چیزوں کو جمع کر
دوں جو اس نے مجھے دی ہیں تو بھی اس کے ہاں کا سب سے چھوٹا برتن نہ بھرے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہؐ نے (سن کر) ارشاد فرمایا: میں تیرے لئے ویسا ہی ہوں جیسا ام زرع
کے لئے ابوزرع (روایت: بجز اس کے کہ اس نے طلاق دی، اور میں تجھے طلاق نہ دوں گا۔) بی بی نے کہا: بلکہ
آپ ابوزرع سے بھی بہتر ہیں یا رسول اللہ (روایت: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ میرے لئے اس سے
بھی بہتر ہیں۔ جتنا ابوزرع ام زرع کے لئے تھا۔

متفرق معلومات

ارشاد الساری مؤلفہ قسطلانی میں ذیل کے معلومات بھی ہیں: زبیر بن بکار نے حضرت
عائشہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ گھر میں آئے جبکہ میرے ہاں حضورؐ
کی بعض دیگر بیویاں بھی موجود تھیں۔ حضورؐ نے اس وقت خاص مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے عائشہ میں تیرے لئے
ویسا ہی ہوں جیسا ام زرع کے لئے ابوزرع تھا۔" میں نے پوچھا یا رسول اللہ ابوزرع اور ام زرع کا کیا قصہ ہے؟"
فرمایا: "یمن میں ایک گاؤں تھا۔ وہاں ایک قبیلہ رہتا تھا اس کی گیارہ عورتیں ایک دن ایک محفل میں جمع ہوئیں اور کہا
آؤ، وعدہ کرو کہ ہم اپنے شوہر کیسے ہیں بیان کریں اور (اس میں) جھوٹ نہ بولیں" الہیثم کی روایت میں یہ کہ
میں تھیں۔ ابن حزم کے مطابق یہ قبیلہ خثعم کی تھیں۔ "سنن نسائی میں عمر ابن عبداللہ بن عروہ نے اپنے دادا عروہ
بن الزبیر سے، اور وہ اپنی خالہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بی بی نے فرمایا: "ایک دن میں اپنے باپ کی
دولت پر فخر کرنے لگی کہ زمانہ جاہلیت میں ان کے پاس دس لاکھ اوقیہ (چار کروڑ) کی رقم تھی۔ رسول اکرم نے فرمایا:
چپ بھی رہ، اے عائشہ، میں تیرے لئے ایسا ہی ہوں جیسا ام زرع کے لئے ابوزرع تھا۔" ابوالقاسم عبدالحکیم
بن حیان نے اپنی ایک سند کے ساتھ مرسل روایت کی ہے (یعنی صحابی کا نام نہیں ہے اور ایک تابعی [illegible]

Scanned by CamScanner

ے منسوب کر کے بیان کیا ہے) کہ سعید بن عفیر نے قاسم بن الحسن سے (انھوں نے) عمرو بن الحارث سے
وں نے) الاسود بن جبیر المعافری سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہؐ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے جبکہ
ی فاطمہ بھی وہاں تھیں، اور دونوں میں کچھ سخت کلامی ہوگئی تھی۔ حضور نے فرمایا: "اے الاود (حمیرا)، کیا تو میری
ی کو تنگ کرنے سے باز نہ آئے گی؟ میں تیرے لئے ویسا ہی جیسا ام زرع کے لئے ابو زرع تھا" عائشہ نے
ہا: "یارسول ہمیں اس کا قصہ سنائیے" فرمایا: ایک گاؤں تھا، وہاں گیارہ عورتیں رہتی تھیں۔ ایک بار ان کے شوہر
اہر گئے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: آؤ ہم بیان کریں کہ ہمارے شوہر کیسے ہیں، اور اس میں جھوٹ نہ بولیں۔ ۔ ۔"

حدیث میں ضرب الامثال بھی ہیں۔ بچوں کی لوریاں بھی، پرانے خطیبوں کے کلام کے اقتباسات بھی، مگر ان کا آج موقع نہیں۔ یا زندہ صحبت باقی۔

۲۔ حسن آغا نیچا ؒ

یعنی بوسنہ کا ایک زبان زد قصہ، فاطمہ بیگم حسن آغا کی دکھ بھری داستان

تمہید ۱۶۹۱ء کی بات ہے۔ اس وقت ہمارا بھی دنیا کے بڑوں میں شمار ہوتا تھا۔ قسطنطنیہ سے سلطان روم تین براعظموں پر حکومت کرتے تھے اور یوگوسلاویا اس سلطنت کا ایک چھوٹا سا صوبہ تھا۔ اس وقت مغل بادشاہ بھی دارالسلطنت دہلی سے ہمالیہ کے سارے برّاعظم ہند کو جنت نشان بنائے ہوئے تھا۔ اس وقت جبکہ اگرچہ ہم گلستان اندلس سے آشیانے سے بستر لپیٹ چکے تھے لیکن پھر بھی مراکش سے ملایا تک ہم ہی خلافۃ اللہ فی الارض کے ذمہ دار تھے۔ اس زمانے میں یوگوسلاویہ کی اسلامی سرزمین میں، علاقہ دالماسیہ کے قلعہ ایموتسکی IMOTSKI کے قریب ایک چھوٹا سا واقعہ پیش آیا جس میں کوئی ندرت نہ تھی: ویسی چیز سیکڑوں گھروں میں اس سے پہلے بھی پیش آئی ہوگی، اور اس کے بعد بھی۔ یعنی ساس بہو کے جلاپے میں ایک مسلمان سپہ سالار حسن آغا اپنی حسین اور نیک بیوی فاطمہ کو اس لئے طلاق دے دیتا ہے کہ اس کے زخمی ہونے کی خبر ملنے کے باوجود بیوی اس کی عیادت کو نہ آئی۔ ماں کی ممتا سے پوچھنا چاہیئے کہ اپنے پانچوں بچوں سے، جن میں سے ایک ابھی شیر خوار ہی تھا، جدا ہونا کیا معنے رکھتا ہے۔ عدت گزرنے کے بعد اولیاء اور رشتہ دار اس کا ایک مقامی قاضی سے نکاح کراتے ہیں۔ نئے شوہر کے ہاں جاتے وقت راستہ ایسا تھا کہ پرانے شوہر کے مکان پہ سے گزرنا تھا، اس نے برقع پہن لیا کہ نہ وہ اپنے بچوں کو دیکھ سکے، اور نہ بچے اسے دیکھ سکیں۔ لیکن جب گھر آیا تو وہ آپے سے باہر ہوگئی بچوں کو محبت سے لپٹایا، پیار کیا، تحفے تحائف بھی دیئے۔ بچے بھی محبت سے اس سے لپٹ گئے اس پر باپ

Scanned by CamScanner

[illegible] اس ظالم سنگدل ماں کی باتوں میں نہ آؤ [illegible] جب سنا تو ناظل ایک ستم گار

نے بچوں کو پکارا: یہاں آؤ [illegible]

گرتی ہے اور اس کی روح پرواز کر جاتی ہے۔

ہماری اس افسوسناک کردار نگاری میں نہ معلوم کیا بات تھی، بیسیوں زبانوں میں پچاسوں اہل قلم نے اسے ترجمہ کر کے منتقل کیا۔ اصل یوگوسلاوی شاعر تو معلوم نہیں لیکن ان ترجموں میں جرمنی کے گوئٹے، انگلستان کے اسکاٹ اور براؤننگ، فرانس کے میریمے اور روس کے پوشکین جیسے معروف نام بھی آتے ہیں۔ اس نظم کے ترجمے اطالوی، جرمن، فرانسیسی، ہنگری، لاطینی، انگریزی، چیکوسلواکی، پولینڈی، روسی، سویڈنی، سلوینی، [illegible]، [illegible]، رومانوی، عبرانی، ولندیزی، البانی، [illegible]، [illegible] ہی میں نہیں، عربی، فارسی، ترکی اور ملایالی میں بھی ہو چکے ہیں۔ متعدد میں تو کئی کئی ترجمے ہو چکے ہیں، اردو میں نہ ہونا شرم کا باعث تھا۔ دیر آید درست آید تو ٹھیک نہ ہوگا لیکن کبھی نہ آنے سے دیر سے آنا بہرحال بہتر سمجھا جائے گا۔ مجھے نہ شاعری سے لگاؤ، نہ ادبیات سے دلچسپی۔ اصل پر دسترس نہ ہونے سے سات آٹھ زبانوں کے ترجمے سامنے رکھ کر اردو میں منتقل کرتا ہوں کہ فرض کفایہ تھا۔ اسے کوئی بھائی نظم کا جامہ پہنانے کا وقت پائیں تو ہمارے دور افتادہ یوگوسلاوی بھائیوں کی ہمت افزائی ہوگی جو موجودہ مشکل زمانے میں اپنی ثقافتی شخصیت اور مذہبی انفرادیت کو برقرار رکھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک مرحوم یوگوسلاوی رفیق پروفیسر محمد طیب اوکچ — H.T.OKIC نے بتایا ہے کہ ترکی ترجمہ لفظی ترجمہ اور اصل سے سب سے زیادہ مطابق ہے۔ میں نے اس پر سب سے زیادہ اعتماد کیا ہے۔

یہ ایک "حزنیہ" ہے: ہماری بدکرداری کی نگارش۔ اس سے کوئی ایک فرد ملت بھی سبق لے تو میرا مقصد پورا ہو جائے۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

اس زبان زد نظم کا ترجمہ

۱۔ سبز بوتر پہاڑوں میں سفید سفید کیا چمک رہا ہے؟
۲۔ برف کو تو پگھل چکنا چاہیئے
۳۔ یہ ہیں نہ برف کے تودے نہ کلنگ
۴۔ وہ ہے زخموں سے چور چور
۵۔ بیوی کا ہے سخت دھند
۶۔ جب زخم اس کا کچھ بھر گیا
۷۔ خبردار اب سفید خیمے میں میرا انتظار کرنا
۸۔ بیوی سنتی ہے یہ سخت پیام
۹۔ شوہر کے محل کے اطراف گھوڑوں کی ٹاپ سنتی ہے
۱۰۔ ایک کھڑکی سے کود کر خودکشی کرنا چاہتی ہے

برف کے تودے ہیں یا کلنگوں کے جھرمٹ؟
کلنگ کو تو اڑ کر جا چکنا چاہیئے
بلکہ ہیں خیمہ ہائے آغا حسن
ماں اور بہن آئی ہیں عیادت کے لئے از دور
آنے سے گراتی ہے اسے شرم
تو اس نے بارہا بیوی کو یہ کہلایا
نہ میرے جنگلے میں، نہ رشتہ داروں کے ہاں
غمزدہ رہ جاتی ہے دل دکھتا ہے
تو انہی محل کے ایک برج پر چڑھتی ہے۔
انکی دو ننھی لڑکیاں رو کر اس کے پیچھے دوڑتی ہیں

۱۱۔ اماں، اماں، بھاگ نہیں
یہ گھوڑے بابا کے نہیں، ملنے آئے ہیں ماموں جان پنٹو رووچ (PINTOROVIC)

۱۲۔ یہ سن کر بیگم حسن پلٹ پڑتی ہے اور آگا بھائی سے لپٹ جاتی ہے
۱۳۔ بھائی جان دیکھو یہ شرمناک بات پانچ بچوں کی ماں کو ملتی ہے طلاق
۱۴۔ بھائی کچھ نہیں بولتا، چپ ہو جاتا ہے ریشمی استر والے جیب میں سے طلاق نامہ نکالتا ہے
۱۵۔ اس میں مہر لے کر ماں کے گھر جانے کا حکم تھا،
اس کو پڑھ کر وہ لڑکوں کی پیشانی اور لڑکیوں کے رُخسار چومتی ہے

۱۶۔ مگر گہوارے میں کے شیر خوار سے جدا ہونا ممکن نہ تھا
سخت گیر بھائی اسے اس سے بھی بچھڑاتا ہے۔

۱۷۔ جبراً گھسیٹ کر اسے ایک گھوڑے پر سوار کراتا ہے
اور آبائی مسکن میں [illegible]

۱۸۔ آبائی گھر میں آئے چند ہی دن گزرے ہوں گے، مشکل سے ایک ہفتہ [illegible] ہوگا۔
۱۹۔ حسن بھی ہے، حسب و نسب بھی کیوں نہ ہر طرف سے اس کی ہو منگنی
۲۰۔ سب سے زیادہ اصرار ہے ایموتسکی کے قاضی کو، اس پر وہ پُر درد آواز سے [illegible]
۲۱۔ پیارے آگا بھائی، مجھے کسی اور سے بیاہ نہ دو میرے بچوں کے خیال سے میرا دل پاش پاش نہ کرو
ایموتسکی کے قاضی سے کرا دیا جاتا ہے نکاح
۲۲۔ بھائی کچھ نہیں سنتا
۲۳۔ وہ مکرر بھائی سے التجا کرتی ہے ایک پرچے پر کچھ لکھتی ہے۔
۲۴۔ اور ایموتسکی کے قاضی کو بھجوانا چاہتی ہے کہ تمہاری منگیتر ادب سے سلام کرتی ہے۔
۲۵۔ اور دل و جان سے یہ التماس کرتی ہے کہ سرداروں کے ہمراہ رخصتی کے لئے یہاں آنے کے وقت
۲۶۔ ایک برقع لاؤ کہ حسن آغا کے محل کے سامنے سے گزرتے وقت
اپنے بچوں کو نہ دیکھنے پاؤں

۲۷۔ اس خط کے ملتے ہی قاضی صاحب سرداروں کو جمع کرتے ہیں
اور اس کو رخصت کرا لینے جاتے وقت اس کے لئے برقع بھی لے جاتے ہیں۔
۲۸۔ نوشاہ کے ساتھی دُلہن کے ہاں پہنچتے ہیں اور تزک و احتشام اسے دولہا کے گھر لاتے ہیں
۲۹۔ حسن آغا کے گھر کے سامنے سے گزرتے وقت اسکی دونوں لڑکیاں کھڑکی سے ماں کو دیکھ کر پہچان جاتی ہیں

Scanned by CamScanner

۳۰ - دو لڑکے بھی باہر آتے ہیں — اور ماں سے تخاطب کرتے ہیں

۳۱ - پیاری اماں، ہمارے ہاں آؤ — اور کھانا ہمارے ساتھ کھاؤ

۳۲ - اس کو دیکھ کر وہ نوشاہ کے ہمراہیوں میں سے — جو سب سے سامنے تھا اس سے کہتی ہے

۳۳ - اے نوشاہ کے ساتھیوں کے سردار — اے برادرِ دین و ملت

۳۴ - گھوڑوں کو اس محل کے سامنے ذرا ٹھیراؤ — اپنے یتیم بچوں کو کچھ تحفے دینا چاہتی ہوں

۳۵ - گھوڑے محل کے سامنے ٹھیر جاتے ہیں — وہ اپنے بچوں کو قیمتی ہدیے دیتی ہے

۳۶ - لڑکوں کو زرکار ٹوپیاں — لڑکیوں کو چوغے

۳۷ - گہوارے میں کے شیر خوار کو — ایک بستے میں بھیجتی ہے کپڑے

۳۸ - سنگدل حسن آغا دور سے یہ سب دیکھتا ہے۔
باہر نکلے ہوئے بیٹوں کو للکارتا ہے

۳۹ - یہاں آؤ میرے یتیم بچو — تمہاری سنگدل ماں کو نہ آئے گا رحم تم پر

۴۰ - جوں ہی فاطمہ یہ جملے سنتی ہے — چیخ مار کر زمین پر گر پڑتی ہے

۴۱ - جیسے ہی بچے واپس جاتے ہیں — اس کی بھی روح پرواز کر جاتی ہے

خاتمۂ کلام | اس کو پڑھتے اور لکھتے وقت کئی بار میری گگھی بندھ گئی۔ اصل میں کیا جادو ہوگا اس کا تخمینہ ہی کرنا پڑتا ہے۔ اے فن داں متخصص

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حسابِ کم و بیش را

یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ اس زبان زد نظم کو علی اسحاقووچ ISHAKOVIC نامی ایک ادیب نے لاطینی حروف کا جامہ پہنایا اور اسے اشرف تو داچے وچ KOVACEVIC نے عربی خط والی بوشناق زبان میں تیار کر کے یوگوسلاویا کی جمعیت علمائے اسلامی کے "تقویم" TAKVIM نامی سالنامے میں ۱۹۷۵ء میں صفحہ ۱۹۰ تا ۱۹۱ پر شائع کیا۔

عربی خط والی بوشناق زبان میں چند نئے حرف ہیں:

حرف	تلفظ
[illegible]	تس (ت + س)

Scanned by CamScanner

وٗ	اُو (واو معروف)
وٓ	او (واوٗ مجہول)
لٰ	ل + ی
ںٰ	ں + ی

یہ معلومات بھی عزیز رفیق طیب ادیب سے ملے تھے جن کا مارچ ۱۹۷۷ء میں انتقال ہوا۔ خدا
ب کرے۔ جامعہ الفرہ، پھر جامعہ ارض روم میں شعبہ اسلامیات میں استاد تھے بلکہ استاذ الاسا
ن کے شاگرد اب وہاں استاد ہیں۔

Scanned by CamScanner

حسن آغیجا

شتۆسه بیه‌لی ئوغۆزی زه‌له‌نوی
آل سۆسنیه‌زی آل سۆلا بونتۆوی
دا سۆسنیه‌زی وه‌چ بی اۆقوپنۆلی
لابۆنتۆوی وه‌چ بی پوله‌تیه‌لی.
نیت سۆسنیه‌زی نیت سۆلا منۆنتۆوی
نه‌غۆ شانتۆر آغه حسن. آغه
ئۆن نۆلۆیه اۆ رانما نۆ تیم.
اوپلازی غا مانه‌رای سه‌ستریجا
آنۆبۆوچا اۆد ستیدا نه مۆغالا
قادلی مۆیه رانام بۆله بیلۆ
ته‌رپۆرۆچا ویه‌رنۆی لۆنی سووۆنۆی
"نه چه‌قای به‌او دووۆرۆ بیه‌لۆمۆ
نی اۆد دووۆرۆنی اۆ رۆدۆ مۆمۆ"
فاد قادۆنا ریه‌یحی رازومیه لا

Scanned by CamScanner

HASANAGINICA

Što se b'jeli u gori zelenoj?
Al' su sn'jezi, al'su labutovi?
Da su snjezi već bi okopnuli,
Labutovi već bi poletjeli.
Nit su sn'jezi, nit su labutovi,
Nego šator age Hasan-age.
On boluje u ranama ljutim.
Obilazi ga mater i sestrica,
A ljubovca od stida ne mogla.
Kad li mu je ranam bolje bilo,
Ter poruča vjernoj ljubi svojoj:
»Ne čekaj me u dvoru b'jelomu,
Ni u dvoru, ni u rodu momu!«
Kad kaduna r'ječi razumjela,

Scanned by CamScanner